26113-ملازم کی تنخواہ کی زکاۃ

سوال

میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ دو ہزار ریال ماہانہ ہے، ساری فیملی مجھ پر ہی اعتماد کرتی ہے اور میں سارا خرچ اپنی تنخواہ سے دیتا ہوں، میری ایک بیوی اور بیٹی اور ماں باپ، اور بہنیں ہیں جن کا میں خرچ برداشت کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ :
میں اپنے مال کی زکاۃ کس طرح دوں، میری آمدن صرف تنخواہ ہے، لیکن یہ ساری تنخواہ فیملی کے خرچ میں صرف ہوجاتی ہے اس لیے میں زکاۃ کب دوں ؟
بعض لوگ کہتے ہیں کہ تنخواہ فصل کی طرح ہے اور اس میں سال کی اعتبار نہیں بلکہ جب تنخواہ ملے اسی وقت زکاۃ لازم ہوجاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس شخص کی ماہانہ تنخواہ ہو اور وہ اسے صرف کر دیتا ہو، اور تنخواہ میں کچھ نہ بچے اس طرح کہ مہینہ کے آخر تک اس کی ساری رقم ختم ہوچکی ہو تو اس پر زکاۃ لازم نہیں؛ کیونکہ زکاۃ کے لیے سال مکمل ہونا ضروری ہے (یعنی نصاب پر سال مکمل ہونا ضروری ہے).

اس بنا پر سائل پر زکاۃ واجب نہیں، لیکن اگر اس نے کچھ رقم جمع کر رکھی ہو اور وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہوگیا ہو تو پھر زکاۃ ہوگی.

اور جس نے آپ کو یہ کہا ہے کہ تنخواہ کی زکاۃ فصل کی طرح ہے، اس کے لیے سال مکمل ہونے کی شرط نہیں اس کی بات غلط ہے اور صحیح نہیں.

جبکہ اکثر لوگ اس وقت تنخواہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ تنخواہ کی زکاۃ نکالنے کا طریقہ بیان کر دیا جائے.

ملازم کی تنخواہ کی زکاۃ

ملازم کی تنخواہ کے ساتھ دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ ساری تنخواہ صرف کردے اور اس میں سے کچھ بھی جمع نہ کرتا ہو تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، جیسا کہ سوال کرنے والے کی حالت ہے.

دوسری حالت :

وہ تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ رقم جمع کرتا ہو، بعض اوقات کم اور بعض اوقات زیادہ رقم بچا کر رکھتا ہو، تو اس حالت میں اس کی زکاۃ کا حساب کیا ہوگا ؟

جواب :

"اگر وہ اس کے حق کی تہہ تک پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زکاۃ ہی مستحقین کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایک شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر مال پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زکاۃ ادا کرے.

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ در گزر اور فیاضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساکین کو ترجیح دینے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زکاۃ اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجر و ثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساکین اور باقی مصارف زکاۃ کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ اس کی زکاۃ شمار ہوگی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاۃ پہلے ہی ادا ہو جائے گی" انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (280/9).

اس کی مثال یہ ہے: ایک شخص نے محرم کی تنخواہ لی اور اس میں سے ایک ہزار ریال جمع کر لیے، پھر صفر کی تنخواہ میں سے اور اسی طرح باقی مہینوں کی تنخواہ بھی... تو جب دوسرے برس محرم کا مہینہ آئے گا تو وہ ساری رقم گن کر اس کی زکاۃ ادا کرے گا.

واللہ اعلم.